History urdu

Molvi Mohammad Shah Sadat Mufti
(Historian)

Halat-i- Yuz - Asaf
Khanyar Srinagar

Rahimi Printing press

08 pages.

رسالہ ھذا

حالات یوز آصف

مدفون در سرینگر بمقام خانیار

مصنفہ

مولوی محمد شاہ صاحب سعادت ـ مفتی شہر ـ مؤرخ کشمیر
مصنف تاریخ گلشن کشمیر ـ گلزار ابرار ـ یادگار عجائب
و تحفہ محبوبی وغیرہ

در مطبع نیشنل پرنٹنگ پریس سرینگر کشمیر طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم — اللہ اکبر — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کچھ عرصہ کی بات ہے کہ ایک محترم دوست نے مجھے احمدیہ قادیانی فرقہ کے ایک خاص عقیدت مند شخص نظام الدین نام باشندہ ناسنورہ مبلغ ملت مرزائیہ کی تصنیف کردہ کتاب "المسیح الموعود" کا چھپا ہوا ایک نسخہ بھیجا: جس میں قادیانی احمدیہ فرقہ کے عقاید خصوصاً حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کی وفات کا "تذکرہ مذکور ہے۔ یہ بات بھی درج ہوئی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم سرزمین کشمیر میں آئے ہیں اور وفات پا چکے ہیں اور محلہ روضہ بل ضلع خانیار میں دفن کئے گئے ہیں۔ ساتھ یہ بھی مذکور ہے۔ کہ سرزمین کشمیر کے تاریخنامہ جات میں اس بات کا حوالہ موجود ہے۔

چونکہ مجھے "تاریخ بینی" کا مدت مدید سے اشتیاق ہے۔ یہاں تک کہ تاریخ کشمیر کا حصہ بفضل خدا میرے دماغ میں محفوظ ہے۔ میں نے پانچ دس نہیں تقریباً پچاس تاریخی کتابوں کا پوری غور و شناخت سے سرنو مطالعہ کیا۔ ان باتوں کا نام نشان تک بھی میں نے نہیں پایا۔ مگر کتاب بھیجنے والے دوست نے کہا کہ روضہ بل خانیار کے "قبرستان" میں جس کی نسبت احمدیہ قادیانی فرقہ لوگ شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں۔ جو اصحاب مدفون ہیں۔ ان کے متعلق "تاریخ" و "تذکرہ نامہ جات سے نقل کر کے حقیقت صادقہ بیان کیجائے۔ جس پر میں نے یہ مختصر رسالہ سپرد قلم کیا ہے۔ اس رسالہ کا نام

حالات یوز آصف رکھا۔

نفس مضمون پر بحث کرنے سے پہلے یہ امر حضرات ناظرین پر واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کے خاص خاص ممالک میں سے سرزمین ہذا ایک ایسا خطہ ہے۔ جو کہ چار ہزار برس بلکہ اس زیادہ مدت مسلسل اور سنہ وار تاریخنامہ جات کو پیش کرتا ہے۔ اپنے اپنے موضوع پر تاریخ نامہ جات ۳۱۸۰ قبل المسیح سے لیکر آجتک واقعات ملک۔ زمانہ کے نشیب و فراز۔ انقلاب حکومت۔ ترقی و تنزل اقوام۔ تمدنی۔ معاشرتی۔ نقشی پیش کرتے ہیں۔ اہل ہنود و پنڈت صاحبان کشمیر اور مسلمان تاریخ نویس اور وقائع نگاروں نے واقعات نگاری تذکرہ نویسی کا بیڑا اٹھا کر بڑے بڑے مقتدر دنیاوی آدمیوں اور مذہبی پیشواؤں کی سوانحعمریاں اور سرگذشتیں بھی حوالہ قلم کئے ہیں۔ جن کا کثیر حصہ بفضل خدا موجود ہے۔ چھان بین اور تحقیقات کرنے والے حضرات تاریخنامہ جات اور تذکرہ نامہ جات کے مطالعہ کا فائدہ اٹھائیں حقیقت شناسی کی عینک لگا کر بغور خوض ملاحظہ فرمائیں۔ ہرگز ہرگز اس بات کی اطلاع نہیں پا سکتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ نبی اللہ یہاں کبھی آئے ہیں اور یہاں آ کر وفات پا چکے ہیں اور محلہ روضہ بل ضلع خانیار میں مدفون ہیں۔ ہم تاریخنامہ جات و تذکرہ نامجات کے مصنفوں کا جتنا شکریہ ادا کریں کم ہیں۔ جنہوں نے خاص خاص واقعات اور غیر معمولی حوادث کی کیا بابت جزئی اور معمولی سے معمولی روئیداد سرگذشت

معتدل حکومت کا مخصوص ایک لائحہ عمل تھا۔ یہ تمام خوبیاں جو کہ سلطان زین العابدین کی ذات میں موجود تھیں رفتہ رفتہ شہرت
پاتے ہوئے دور دور اطراف ہندوستان۔ عربستان۔ مصر۔ کوفہ۔ بغداد۔ خراسان تک پہنچیں۔ محترم بزرگان دین خاص
خاص لوگوں کو تحریک کی گرض تاکہ وہ یہاں آئیں۔ اور یہیں سکونت پذیر ہوئے۔ اسرار الاخیار کی تحریر کو پیش نظر رکھکر یہ نتائج
خود ساختہ خانہ ساز نتائج نہیں۔ بلکہ جو حقیقت شناسی پر بنا کرتے ہوئے تاریخ میں احباب اصحاب کے سامنے رکھتے ہیں۔ کہ
سلطان زین العابدین کا سید عبداللہ بیہقی کو خدیو مصر کے پاس بھیجنا اور خدیو مصر کی جانب سے یوز آصف کا سفارت کی
صورت میں آنا و نیز سید نصیر الدین بیہقی کا سلطان زین العابدین کی جانب سے مکہ شریف کے شریف کے پاس جا کر کاغذا
پراز پند و نصائح ساتھ لیکر واپس آنا۔ بلکہ واپس آنیکے وقت یوز آصف کو جس نے مصر کی راہ لے لی تھی ملاقات کر کے واپس آنے
کیلئے اقرار کرنا۔ یہ باتیں ہیں جو کہ اصولاً قابل قبول ہیں۔ جغرافیہ کشمیر میں جب کہ پیرزادہ حسن شاہ کھویہامی بتخانہ جات کے حالات
لکھتے ہیں اور ریشی شور مندر کا تذکرہ حوالہ قلم کرتے ہیں۔ تو یہ بات بھی لکھتے ہیں۔ "بر دیوار شمالی نزد بان سنگین آن منقوش بود
درینوقت یوز آسف نام جوانے از مصر آمدہ دعوائے پیغمبر زادگی میکند سال پنجاہ و چہار" - درینوقت سے مراد وہ زمانہ لینا
چاہیئے جو کہ سلطان زین العابدین بڈشاہ نے ریشی شور مندر کو مرمت کی تھی۔ کیونکہ درینوقت کی عبارت کے آگے اس ترمیم و
تعمیر کا تذکرہ سامنے آجاتا ہے۔ جو کہ سلطان زین العابدین کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ یہ بات بھی قابل ملاحظہ ہے کہ ۵۴ھ میں یہ مٹنا
رکھی گئی۔ ۵۴ھ سے ساڑھے تین سو برس کا طویل عرصہ گذر جانے کے بعد پنجاب لاہور کے متعصب سکھوں کے جابرانہ بلکہ وحشیانہ
حکومت کے اختتام پر جموں کے باشندے راجپوت ڈوگروں نے سرزمین کشمیر کو اپنی تشدد آمیز عملداری کا مرکز بنایا۔ مہاراجہ
گلاب سنگھ ڈوگرہ یہاں آیا۔ غیر مسلم اقوام راجپوت۔ کھتری ڈوگرہ پنڈت لوگوں کا حاکمانہ صورت میں استقلال بڑھ گیا۔ جنہوں نے
ریشی شور مندر کو قبضہ کر کے یہ کام کیا۔ کہ درینوقت سے بڑھی عبارت کو مٹا دیا۔ لیکن حروف اور لکھائی کے نشانے ایک
مدت تک باقی تھے۔ آج سے پچیس برس سے زاید عرصہ گذرا۔ کہ ایک نیم ملا خطرۂ ایمان آدمی نے جو کہ مولوی حکیم نور الدین
خلیفہ قادیانی کے احباب اصحاب میں سے تھا۔ بظاہر قادیانی کارکنوں ایما سے یہ کام کیا کہ خواجہ محمد اعظم دیدہ مری مشہور
مورخ کشمیر کی مصنفہ تاریخ واقعات کشمیر فارسی کی وہ عبارت بطور محضر نامہ لکھوائی جسمیں یوز آصف کا تذکرہ مذکور ہے۔ محضر نامہ
[illegible]رہ پر سرینگر کے عام باشندوں کے نشانے انگوٹھے ثبت کر رہے ہیں۔ خاص خاص اشخاص مثل مولوی شریف الدین صاحب مفتی
[illegible]سول شاہ صاحب میر واعظ۔ خواجہ حسن شاہ نقشبندی وغیرہ کی مہریں بھی لگوائی ہیں۔ مختصر کہ وہ قادیان میں بھیجا
[illegible]نے اسکو بدیں صورت کہ یوز آصف کے لفظ کو یسوع مسیح کے لفظ سے تغیر کر کے تھوڑی سی تغیر و تبدل کے بعد چھپوایا
[illegible]کر کے تمہیدات و تقریظات سے بلکہ حاشیہ آرائیوں سے کام لیکر شائع کر دیا۔ اس قدر اس واقعہ کی بذریعہ اخبارات
[illegible] اشاعت میں کوشاں رہے کہ ایک عالم کو اس دکھاؤ میں ڈال دیا۔ آپ محضر نامہ کی نقل اپنی ذاتی تشریحات و
[illegible] کے ساتھ بطور سند پیش کرتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ خانیار میں حضرت عیسی کی قبر موجود ہے۔ لیکن محضر نامہ کی نقل تحریر کو
[illegible]ئے ان لوگوں کی جو کہ مقابلہ مرزائیان ہر بحث کے اپنی ذاتی مدعا براری کیلئے یہ عبارت پیش کرتے ہیں و نا سادری
یہ ایک بات ضرورۃً قابل اندراج ہے کہ انہی دنوں میں جبکہ مندرجہ صدر محضر نامہ تحریر میں آگیا ہے۔ سرینگر
[illegible]سلمہ مفتی صاحبان ایک تحریر کو بطور فتوے شائع کیا۔ جسمیں چند استفسارات کا مدلل جواب دیا گیا

مصدقہ فتوای میں یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت عیسی ابن مریم اس زمین میں نہیں۔ بلکہ بجسد عنصری آسمان میں زندہ ہیں۔ آخر زمانہ میں نازل ہو کر دین محمدی کی تجدید و تبلیغ کرینگے۔ جیسا کہ اہل سنت کا عقیدہ ہے۔

خاکسار۔ مفتی محمد سعادت

تقریظ

جناب مولوی محمد شاہ صاحب سعادت مفتی شہیر مورخ کشمیر نے واقعات کشمیر۔ تاریخ اعظمی اسرار الاخیار۔ تاریخ حسن سے نقل کر کے **یوز آصف** کے نام پر یہ رسالہ مرتب کیا جس میں محققانہ۔ مورخانہ اصول مد نظر رکھتے ہوئے بخوبی بحث کی۔ کہ حضرت عیسی ابن مریم نبی اللہ سری نگر کشمیر میں نہیں آئے ہیں۔ خانیار میں بمقام روضہ بل مدفون نہیں ہیں۔ مزید برآں یوز آصف کے حالات پر جو کہ سلطان زین العابدین بڈشاہ جو کہ مشہور ہر دلعزیز فرمانروائے کشمیر کے عہد حکومت میں بطور سفارت یہاں آئے تھے اور یہیں کے باشندے ہوئے۔ چنانچہ بعد المعات سید نصیر الدین ہمیقی خانیار ہی کے زیارت گاہ میں بمقام روضہ بل دفن کئے گئے ہیں۔ اور یوز آصف کے اسم علم سے یسوع مسیح یعنی مسیح عیسی سے تعبیر کرنا۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مہدیت مسیحیت نبوت ہی کو مسیح موعود ماننا نصوص صریحہ اور تاریخی تحقیقات کشمیر کے مطلقاً و یقیناً خلاف ہے۔

مولوی غلام محی الدین۔ مولوی عبد الحئی۔ پیر حفیظ اللہ شاہ
مفتی کشمیر — حباجی — محمد شوپی

تمت بالخیر

و افضل خدمی عفی عنہ